ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | ۱۶ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء | نمبر ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — بروز جمعرات | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

بقیہ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ

مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلیاً - ایہا الاحباب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اکثر صاحبان کو معلوم ہوگا - کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے ۱۹۰۵ء مین شائع ہو چکا ہے اور بعض صاحبان کے پاس پہونچا بھی ہے - اغلبکہ ادن بعض صاحبون نے اس کا مضمون اکثر دن کو تبلیغ کر دیا ہوگا چونکہ اس کی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور ہشتہ ذیل کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے (نمبر اوّل) رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشین گوئی مخبر صادق صلعم کی پوری ہوئی ہے - جو حدیث نواس بن سمعان مین موجود ہے - کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ - یعنے مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگون سے ان کے درجہ جو بہشت مین ان کو عنایت ہوگی بیان کریگا (منتخب کنز العمال) و مسلم - اور پہر دیکھو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معہ اپنی ادن نعماء کے جو اس مین ہین - دکھلایا بھی گیا - اور اس کی نسبت یہ الہام بھی ہوا کہ انزل فیہا کل برکۃ یعنے اس مین ہر ایک قسم کی برکت آلہی کا نزول ہو چکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشین گوئی مخبر صادق کی جو یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ہی پوری ہوتی ہے - (نمبر دوم) حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر مین دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر مین دفن کرنے کو اللہ تعالےٰ نے انسان کے حق مین اپنی نعمتون مین سے ایک نعمت شمار کیا ہے - کما قال اللہ تعالےٰ ثم اماتہ فاقبرہ - یعنے پھر اس کو موت دی تاکہ سجن دنیا سے نجات پاکر نعمائے ابدی بے دود مین داخل ہوا و رقبر مین اس کو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان مین اکثر لوگ اپنے وطنون کی محبت کو چھوڑ کر اور مہاجر ہو کر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ مین داخل ہو گئے ہین - اور اکثر لوگ دور دراز ملکون سے آتے ہین کہ یاتون من کل فج عمیق اور عرصہ تک اقامت بھی کرتے ہین چونکہ یہ عالم فانی ہے ان اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان مین گاہے ماہے موت و فوت بھی واقع ہوتی رہتی ہے کما قیل ے بدین چشمہ چون ما بسے دم زدند + برفتند چون چشم برہم زدند - لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان مین ہونا ضروری تھا جو کوئی اس کی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اوس غراب سے بھی کم عقل ہے جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۹ مین مذکور ہوا ہے -

(نمبر سوم) حضرت اقدس ع نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونے کے لئے بھی بہت دعائین کی ہین اور بعد مستجاب ہونے اُن دعاوٴن کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکھا گیا ہے - تب اس مقبرہ بہشتی کے لئے اراضی معلومہ تجویز کی گئی ہے لہذا تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے - تاکہ اُن دُعاوٴن مین ہم شامل ہون جو الوصیۃ مین مندرج ہین

(نمبر چہارم) یہ وہ سلسلہ احمدیہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رکہکر قائم رہیگا - جیساکہ مدت ۲۶ سال کا الہام براہین احمدیہ مین مندرج ہے - وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - پس جبکہ تمام الہامات کو ہم نے بچشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے - تو یہ الہام بھی ضرور بالضرور قریب قیامت تک پورا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے - کہ علم ازلی مین اس سلسلہ کا مُبداء اور اس چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹھہرا ہوا تھا - کما فی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان مین ہونا بھی ضروری تھا جو قیامت تک قایم رہیگا - چونکہ اللہ تعالیٰ کے افعال مرتّب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتھ واقع ہوتے ہین - لہذا تمہاری سعیون اور کوششون کا ہونا بھی اولاً ضروری ہے تاکہ تم جنّات کے مستحق ہو جاوٴ - اور دین و دنیا مین مخالفین منکرین پر فائق رہو -

(نمبر پنجم) علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت صادقین کے احباب اور غیر صادقین کا امتحان بھی منظور ہے جیساکہ سنت اللہ ہے جو تمام انبیاء مین جاری رہی ہے -

کما قال اللہ تعالےٰ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لایفتنون۔ یعنی کیا لوگ جانتے ہین
کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور اُن کا امتحان نہ لیا جاوے گا۔ (۵ نمبر ششم) حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن مین اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکہا
ہے۔ تاکہ بعد وفات حضرت اقدس کے بہی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی
رہے۔ جیساکہ آپ کی حیات مین ہورہی ہے۔ آپکا مقصود اصلی تو یہی ہے۔ الاماشاءاللہ اور اسی
لئے احباب سے یہ ہی درخواست کی ہے۔ کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہان تک ممکن ہو اپنے
احباب مین ہر ایک صاحب اشاعت کرین اور ضرور کرین۔ اب بعد ان امور ستہ ضروریہ کے گذارش ہے
کہ سنہ ۱۹۰۵ء مین جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیّت کے احباب کیطرف سے بہت کم ہوئی
ہے تو شاید اس کا سبب یہ ہو کہ خود رسالہ الوصیّت کی اشاعت ہی کم ہوئی ہے اس نقصان
کے جبر کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہین پہونچا
ان کے پاس بہی پہونچا دیا جاوے۔ بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۃ الوداد کی اشاعت کی
جاتی ہے۔ تاکہ اکثر صاحبان کو خبر ہو جاوے۔ پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا
مین تفکر و غور کرنا ضروری ہے۔ مضمون نمبر اول تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت مین جو پیشگوئی ہتی۔
اس کو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کر دیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کر
دیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم مین تامل یا توقف کرنا دلیل ضعف ایمان کی ہے و نعوذ باللہ منہ۔ اور ضرورت
مضمون مندرجہ نمبر دوم مین تو کچہ کلام ہی نہین ہو سکتا۔ کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا
نہایت ضروریات سے ہے اور قادیان جیسی بستی مین بغیر ایسے تعاون کے جو رسالہ الوصیت مین
تحریر فرمایا گیا ہے۔ جسمین مصارف اشاعت اسلام بہی ملحوظ نظر ہین کیونکر ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ
کلام نبوت یعنی یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت یعنی انزل
فیہا کل برکۃ وغیرہ پر بہی نظر کی جاوے۔ تو پہر فرمائیے کہ اس بارہ مین تساہل اور تغافل کیونکر روا ہو سکتا
ہے اور نمبر سوم مین اگر غور کیا جاوے۔ تو ہمارے ہر ایک احباب کو اس بارہ مین مسابقت اور پیشدستی دکہلانی
چاہئے۔ کیونکہ ہم نے آجتک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہین دیکھی جس مین آپ کو اجابت دعا کا علم
بہی دیا گیا ہو اور پہر وہ دعا خالی ہو گئی ہو پس جو دعا ہمارے زمانہ بعد الموت کے متعلق ہے اور اس کی قبولیت
کا علم بہی آپ کو دیا گیا ہے یا آثار قبولیت معلوم ہو گئی ہین وہ دعا کیونکر خالی جا سکتی ہے اندرین صورت
کیا ہم کو زمانہ مابعد الموت کا آنیوالا نہین ہے۔ جو ہم اس مین تساہل کرین کیا یہ زندگی دنیوی ہمیشہ رہیگی۔
مضمون نمبر چہارم سے سہل انگاری اپنے اس حصہ دینی اور دنیوی سے محروم رہنا ہے جو الہام جاعل
الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مین تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہے اور یہ الہام
براہین احمدیہ مین ۲۵ سال سے مندرج ہے جس کو سر دفتر مخالفین نے بہی تسلیم کر لیا تہا گو بعد کو بلاوجہ
موجہ عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیّت سے منکر ہو گیا ہے پہر تم نے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے
بچشم خود بہی دیکہہ لیا ہے ورنہ کوئی بتاوے کہ تمام عالم مین کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ حجت مین نشانہائے
آسمانی مین روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ مین اس سلسلہ احمدیہ سے بڑہکر اور فائق ہو اور ابہی تو اس
فوقیت کا آغاز ہی ہے۔ آئندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاوے گی۔ ورنہ اس کا آغاز کیونکر ہو چلا۔
یہی ہمارا ایمان ہے پہر اگر ہم ایسی فوقیت حاصل کرنے مین تغافل کرین تو ہماری کس قدر محرومی ہے ان وعدون
سے جو اس الہام مین موجود ہین اور مضمون نمبر پنجم ہمکو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندے صادق الایمان
ہو کر دنیا سے گزرین اور اسلام اور فرمانبرداری الہی کی حالتمین اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرین کما قال اللہ تعالےٰ
ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ پس جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تعمیل مضمون
رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور پہر بحکم الٰہی قرار دیا ہے

اور پہر اس جانچ اور امتحان لینے کی بہی تصریح کر دی ہے پس ایسے امر مین جو بحکم الٰہی معیار قرار دیا گیا۔ اس معیار
پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پہر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ و نعوذ باللہ من ذالک
(۶) بالآخر مضمون نمبر ششم پر غور کرنی چاہیئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہمکو
جائز ہے کہ اس کے باغبان ہو نےمین بہی ہم تساہل کرین اور مسیح موعود کے نائب ہو کر دین اسلام کے خدام نہ بنین۔
اسی باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا مین کرینگے وہی تو بعد موت کے ہان وہی تو بصورت باغ جنت کے
متمثل ہو گی بہلا تبلاؤ تو کہ اس چودہوین صدی مین کوئی ایسا امام مذہبی موجود ہے جس کے ہم پیرو ہو کر باغ
اسلام کی سرسبزی اور شادابی مین کوشش کر سکین اس زمانہ مین تو نقشہ یا فوٹو ظہر الفساد فی البر والبحر
کا نظر آرہا ہے یہی تو ہماری کوششین ہین جو وہ اگر باغ اسلام کی شادابی مین کیجاویگی تو وہ ہی مقبرہ بہشتی ہمارے لئے
ہو گا پس جاگو اور اُٹہو دنیا چند روزہ ہے اور حوادث و زلازل درپیش ہین۔ ع الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد۔
پئے حرص دنیا مدہ دین بباد۔ احباب کی اطلاع کے واسطے یہی چند سطور کافی ہین رسالہ الوصیت بہی دوبارہ
مطبوع ہو کر انشاءاللہ تعالےٰ پہونچیگا۔ مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء۔ محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔ والسلام
اس رقیمۃ الوداد کے خاتمہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے جو شبہات مقبرہ بہشتی کی نسبت ہین یا اس حدیث
کے بارہ مین جو مسیح موعود کے حق مین فرمائی گئی ہتی کہ یدفن معی فی قبری ان کا بہی پورا قلع قمع کر دیا جاوے
اگرچہ جواب ان شبہات کا گذر بہی چکا ہے پس اولاً واضح ہو کہ مسیح موعود کی نسبت جو حدیث مین وارد ہوا ہے۔
فیدفن معی فی قبری۔ اس کے معنے کسی مسلمان اہل عقل کے نزدیک یہ تو ہو ہی نہین سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی
قبر مبارک جو عالم شہادت مین مدینہ منورہ مین موجود ہے۔ وہ کہودی جاوے گی اور پہر اس مین مسیح موعود دفن کئے
جاوین گے و نعوذ باللہ من ہذا المعنی الفاسد پس بالضرور قبر سے مراد وہی بہشت برزخی ہے جس مین آنحضرت صلعم
تشریف رکہتے ہین اور ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا قرب و بعد مثل عالم شہادت کے عرض و طول نہین ہو سکتا ورنہ اس حدیث
متفق علیہ کے کیا معنے ہون گے۔ جس کے یہ الفاظ متعدد روایات صحیحہ مین موجود ہین۔ فیقولان ما کنت
تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو دو فرشتے قبر مین میت سے سوال کرتے آتے ہین
کہتے ہین کہ تو اس رجل یعنی محمد صلعم کی رسالت کی بارہ مین کیا اعتقاد رکہتا تہا چونکہ لفظ ہذا کا اسم اشارہ ہے جو
حاضر کے لئے آتا ہے تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک میت کے پاس ہر وقت موجود ہو جاتے ہین
حالانکہ آنحضرت کا وجود باوجود بلحاظ عالم شہادت کے مدینہ منورہ مین مدفون ہے پس قبر سے مراد بہشت برزخی
ہوا۔ اور ہر دوسری حدیث مین بتعدد الفاظ آیا ہے کہ مومن کی قبر ستر گز طول اور ستر گز عرض تک
فراخ کر دی جاتی ہے اور یہ الفاظ بہی ہین۔ کہ یفسح لہ فیہا مد بصرہ یعنے جہان تک اس کی نظر
پہونچتی ہے اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اب استفسار ہے کہ کیا یہ وسعت اور فراخی عالم شہادت کی ہے
یا عالم برزخ کی جو کسی کو نظر نہین آسکتی۔ اور جبکہ مومن کے لئے اس کی قبر مین یہ فراخی اور وسعت ہوتی
ہے تو آنحضرت صلعم کی قبر کے لئے اس قدر وسعت ہونی چاہیئے کہ جس قدر کل جنتون کی وسعت ہے
کیونکہ تمام جنات کے مالک تو آپ ہی ہین اب دیکہو کہ حدیث فیدفن معی فی قبری کے معنے کیسے صحیح اور
درست ہو گئے ہین چونکہ مسیح موعود کی وہ شان ہے جو حدیث مسلم وغیرہ مین وارد ہے۔ کہ یحدثھم بدرجاتھم
فی الجنۃ۔ تو مسیح موعود بہی بطفیل غلامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بہشت کا تقسیم کرنیوالا
ہوا۔ وہ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یعنے اعلیٰ درجہ کے بہشت برزخی مین جگہ پانیوالا ہوا
خواہ مدینہ منورہ مین دفن ہو اور خواہ کسی اور قطع ارض مین شرقاً غرباً جنوباً شمالاً مدفون ہو آپ ہی
کی قبر مین مدفون ہوا۔ اور یقیناً وہ یہی مقبرہ بہشتی ہے جو قادیان مین مخبر صادق کی پیشین گوئیون
کو پورا کرنیوالا ہوا۔ اور یہی وہ قبر برزخی ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے بہی چند آیات قرآنی مین باین نظم۔
عبارت بیان فرمایا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنے اے نفس مطمئنہ رجوع ہو تو اپنے رب کی طرف۔ تو اس سے

راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس داخل ہو تو ہمارے خاص بندون مین اور داخل ہو ہمارے بہشت مین وہ یہی بہشت برزخی ہے جس کو عالم شہادت مین قبر کہا جاتا ہے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس مطمئنہ قدسیہ جملہ نفوس قدسیہ سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ تو آپ کی قبر مبارک برزخی کا جنت کی مثل وسیع ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا اور باقی تمام نفوس قدسیہ مطمئنہ آپ کے طفیلی ہوئے پس مسیح موعود کا آپ کی قبر مبارک مین یعنے بہشت برزخی مین ہونا بھی ثابت ہوا۔ اور یہ تخصیص ایک فضیلت خاصہ ہے جو دوسرے مومنین کو حاصل نہین۔ ایضاً قال اللہ تعالےٰ۔ قیل ادخل الجنۃ۔ یعنے جبکہ اس مرد مومن کو مخالفین نے شہید کر ڈالا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب کیا گیا کہ تو جنت مین داخل ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ بعد شہادت کے وہ مرد جنت برزخی مین داخل ہوگیا اور یہی بہشت برزخی اس کی قبر ہوئی۔

ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر۔ یعنے متقین بیچ جگہ صدق کے نزدیک بادشاہ قادر مطلق کے ہین یعنے بہشت برزخی مین اپنے پروردگار بادشاہ قادر مطلق کے قرب مین ہین۔

اب رہی وجہ تخصیص کی کہ مسیح موعود کو آپ کی قبر مین مدفون ہونے کی کیا خصوصیت ہے۔ سو یہ تخصیص واسطے اظہار زیادتی شرف وعزت وتعظیم اور فضیلت مسیح موعود کے ہے کیونکہ اس کی عزت اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی بڑی عزت ہے کہ یحمد ثم یدرجاتہم فی الجنۃ اس کے لئے فرمایا گیا ہے نہ کسی اور کے لئے۔ اور اس مقبرہ بہشتی سے ایک اور پیشگوئی مخبر صادق کی بھی پوری ہوئی ہے۔ حدیث نسائی باب غزوۃ الہند مین وارد ہوا ہے۔ کہ عصابتان احرزہما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون مع عیسےٰ ابن مریم۔ یعنی دو گروہ ہین کہ محفوظ رکھا ہے اللہ تعالےٰ نے ان دونون کو دوزخ سے ایک تو وہ گروہ ہے۔ کہ قتال کریگا کفار ہند سے اور دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ دیکھو تصریح اس کی مسک العارف میں۔ اس مقبرہ بہشتی نے اس پیشگوئی مخبر صادق کو بھی پورا کردیا۔ اب مخالفین کون کون حدیث وآیت کی تکذیب کرینگے۔ اور ان کی تکذیب کے لئے اب کون سا مفر باقی ہے۔ والسّلام علےٰ من اتبع الہدیٰ ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر وعافیت ہین۔ پچیس تاریخ روز جمعہ کو یہان عید اضحی ہوئی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ عید پڑہا اور قربانی کے اغراض بیان کئے۔ بیرونجات سے نماز عید مین شامل ہونے کے واسطے بہت سے احباب تشریف لائے تھے۔ جن مین سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہین۔ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب بابو محمد اشرف صاحب شیخ عبد الحمید صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب امرتسر سے شیخ نور الدین صاحب تاجر۔ کپورتھلہ سے منشی محمد اروڑا صاحب۔ شیخ فیض قادر صاحب۔ نماز ½۱۰ بجے کے قریب شروع ہوئی اور نماز جمعہ ہر دو مساجد مین پڑہی گئی۔ جمعہ کا خطبہ چھوٹی مسجد مین حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پڑہا۔ بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہین۔ کہ جمعہ کے دن عید آجاوے۔ تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہین پڑھنا چاہیئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے۔ اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے۔ تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتون پر ہوا کرتے ہین فقط

دُعا مدد۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم طالبعلم ساکن قادیان اور میان محمد اشرف صاحب سابق طالب علم قادیان ہر دو امتحان انٹرنس مین جانیوالے ہین اور احباب سے دعا کیواسطے درخواست کرتے ہین۔

نماز جنازہ۔ سربلند خان صاحب ملتان شہر سے اپنی مرحوم بیوی کیواسطے اور نوجی بوٹیخان صاحب اپنے شہر کی ایک مرحوم احمدی لڑکی حسن بی بی نام کیواسطے اور میان محمد شریف صاحب اپنے مرحوم بھائی میان نجف خان کیواسطے جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہین

ڈائری
مرتبہ اکمل صاحب

۳۰ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ ہمارے کلام عربی پر جو بعض ناوان اعتراض کرتے ہین تو اصل بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید و احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے نہین پڑھتے اگر تدبر سے پڑہین تو معلوم ہو کہ وہ بھی ان کی خود ساختہ صرف ونحو سے نہین بچتے۔ دیکھیے شمس کو جب حضرت ابراہیم نے دیکھا تو فرمایا۔ ھٰذا ربّی۔ حالانکہ شمس مؤنث ہے یہ لوگ کلمہ کی تعریف کیا کرتے ہین۔ لفظ جو معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ مگر قرآن مجید مین کلام تام کو کلّا انہا کلمۃ ھو قائلہا کہا ہے۔ ایسا ہی تکرار کو یہ لوگ خلاف فصاحت سمجھتے ہین مگر قرآن مجید کی کئی آیات مین تکرار ہے۔ تکرار تسلّی کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی الہامات مجھے بیسیون دفعہ ہو چکے ہین۔ انسان کے قلب پر جو ذہول ہو جاتا ہے اس کے ہٹانے اور تاکید کے لئے بھی تکرار ہوتا ہے۔

عجبت کا صلہ لام ہونے کے لئے اعتراض کیا گیا تھا۔ مگر جب سب سے پہلی حدیث باب الایمان کی پیش کی گئی۔ تو معترض نے کیسی منہ کی کھائی۔

اعجاز احمدی کے ساتھ جو قصیدہ ہے۔ اس کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ منعہ مانع من السماء۔ الہام کئی رنگ مین پورا ہو رہا ہے۔ کسی کو اس کے جواب کی توفیق ہی نہین ہوئی۔ اگر کسی نے جرأت کی بھی تو اس کے تمام یا شائع کرنے سے پہلے ہی مرگیا۔ اور ہماری صداقت پر مہر کرگیا۔

حفظان صحت کے لئے قرآن مجید نے تمام اصول بیان کر دئے ہین والرجز فاہجر کیا چھوٹا سا جملہ ہے اور اسمین تمام مدارج صفائی کو درج کر دیا ہے۔ یہ ظاہری باطنی صفائی کے احکام کو حاوی ہے، اور کھانے پینے کے متعلق فرما دیا۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ پیو مگر بے جا نہ بڑہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ یہی ہے، کہ عرب کے رہنے والون مین پاک تبدیلی کر دی اور آپ اس مین تمام انبیاء علیہم السلام سے متفرد ہین ان لوگون کی حالت ایسی ناگفتہ بہ تھی۔ کہ ماں سے بھی زنا کرنے مین نہ جھجکتے تھے۔ جبھی تو فرمایا۔ حرمت علیکم امہاتکم۔ ورنہ قرآن مجید بے فائدہ کوئی حکم نہین دیتا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ سب کچھ دعا کے زور سے کیا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک۔ دعا کے راز سے اکثر لوگ واقف نہین۔ جب تک اس درجہ تک دعا نہ پہونچے۔ کامیابی محال ہے ٭

المفتی

۲۸ مسمریزم۔ ایک شخص نے بذریعہ تحریر حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ مسمریزم کیا چیز ہے حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے۔ "مدت ہوئی کہ مین نے مسمریزم کے لئے توجہ کی تہی کہ کیا چیز ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا تہا۔ ھذا ھو التترب الذی لا یعلمون۔

۲۹ طلاق ایک جلسہ میں۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو خط لکہا اور فتویٰ طلب کیا کہ ایک شخص نے ازحد غصہ کی حالت مین اپنی عورت کو تین دفعہ طلاق دی۔ دلی منشاء نہ تہا۔ اب ہر دو پریشان اور اپنے تعلقات کو توڑنا نہین چاہتے۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے "فتویٰ یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی جلسہ مین طلاق دے۔ تو یہ طلاق ناجایز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لئے رجوع ہو سکتا ہے۔ صرف دوبارہ نکاح ہو جانا چاہیئے۔ اور اسی طرح ہم ہمیشہ فتوے دیتے ہیں اور یہی حق ہے۔ والسلام

ریویو

اخلاق انسانیہ۔ یہ کتاب ابو الفرج بن ہندو کی کتاب الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ کا اردو ترجمہ ہے جو کہ مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی عظیم آبادی نے سلیس بامحاورہ زبان مین کیا ہے۔ اس مین یونان قدیم کے حکماء ارسطوطالیس۔ سقراط۔ بقراط۔ جالینوس دیوجانس۔ اقلیدس۔ وغیرہ چالیس سے زاید مشاہیر کے اقوال درج ہین۔ دانایان فلسفہ قدیم کے عمیق خیالات کا پتہ لگتا ہے اور ان کے سالہا سال کے فکر اور خوض کا نتیجہ مختصر کلمات مین پڑہنے والے کو حاصل ہوتا ہے گو ایک مسلمان کو قرآن اور حدیث کے پڑہنے کے بعد کسی دوسرے اخلاق کی کتاب کو بہ نیت عمل پڑھنا ایک فضول بلکہ نقصان دہ امر ہے۔ تاہم اس مین شک نہین۔ کہ قدیمی اخلاق کا مطالعہ ایک مسلمان کو اس کے موجودہ ذخیرہ علم کی قدر و منزلت بڑہانے مین مدد دیتا ہے اور صاحب مترجم کی محنت قابل شکریہ ہے۔ کہ انہون نے اردو لٹریچر مین ایک دلچسپ خوش خط عمدہ چھپی ہوئی اور عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی کتاب زیادہ کی ہے کتاب غالباً صاحب مصنف سے عظیم آباد بہار سے مل سکے گی۔ قیمت کتاب پر درج نہین

توراۃ تین زبانون مین۔ منشی نولکشور صاحب نے ایک انگریز سے توراۃ کے ترجمہ عربی اور فارسی کا ایک پرانا نسخہ جس پر ۳۰۲ ہجری کا نشان دیا گیا ہے حاصل کر کے اور اپنے مطبع کے کارپردازان سے اس کا اردو مین ترجمہ کرا کے ہرسہ تراجم کو بین السطور لکہوا کر ایک ضخیم کتاب مین جو ۹۰۵ صفحے مین ختم ہوئی شائع کیا تہا اس کتاب کا ایک نسخہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے۔ اس مین وہ پانچ کتابین شامل ہین۔ جو حضرت موسےٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہین۔ اس نسخہ کے ابتدا مین ایک باب اسناد کا بھی باندہا گیا ہے اور درمیان مین بہی بعض عبارتین جو کہ مضمون عبارت سے ظاہر ہے کہ بعد کی لکہی ہے اصل عبارت کے ساتہہ اس طرح سے شامل کی گئی ہے۔ کہ توریت کی موجودہ صورت کے اصلی صورت سے مختلف ہونے پر ایک کافی شہادت ہے۔ اور اس سے یہودیون کی یہہ عادت اچہی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ کلام الٰہی کے درمیان اپنی عبادتون کو بلا دریغ ملا جلا کر ایک گڑبڑ سی ڈالدیا کرتے تہے۔ موٹی بات ہے۔ کہ توریت جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوئی۔ خود اس مین یہہ بات لکہی ہے۔ کہ حضرت موسےٰ مر گئے اور ان پہ اتنی مدت نوحہ کیا گیا۔ اور پہر ان مین آجتک بنی اسرائیل کے درمیان کوئی پیدا نہین ہوا۔ یہ تو یہودیون کی کارروائی ہے۔ لیکن اس نسخہ مین جو کہ ہمارے سامنے موجود ہے عیسائی صاحبان کی مداخلت بیجا کا بہی بہت سا حصہ شامل ہے۔ جو کہ متن کے درمیان تفسیر کے بہانے سے لگا یا گیا ہے۔ اس کتاب کے ابتداء مین اسناد کا بہی ایک سلسلہ چلایا گیا ہے۔ جس مین اس نسخے کا سُراغ حضرت موسےٰ تک پہنچایا گیا ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی شہر بغداد مین رکہی گئی ہے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ عیسائیون نے توریت مین ادل بدل کرنے اور اس کو نسخون کے متعلق جہوٹ اور سین گھڑ مین کہانتک دسترس حاصل کی ہے اور اس لحاظ سے ایک نسخہ کا مطالعہ ہمارے واسطے ضرور دلچسپی اور فایدہ کا موجب ہے کتاب منشی نولکشور صاحب کے کتب خانہ لکہنؤ سے ملسکتی ہے

ضروری ہدایتین

خط و کتابت کے لئے روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب مدنظر رکہین۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہیئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے۔ اُسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے لیکن جہان اور مدات کا چندہ ساتہہ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بہیجین اور تفصیل ساتہہ دین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دین گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت منیجر یا نایب ناظم میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کرین مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کرین۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نایب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کرین۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نایب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی وصیتین وغیرہ بہی اسی کے نام بھیجین

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط و کتابت کرتے ہین ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبہی خط و کتابت نہ کرین۔ بلکہ صرف عہدہ پر کرین۔ جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ بھی ہے۔

المعلن

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور

بکرمنوّر

درس قرآن شریف

سورۂ کفرون

(گذشتہ سے پیوستہ)

شان نزول یہ سورہ شریف بقول ابن مسعود وحسن و عکرمہ مکّی ہے - اس زمانہ مین نازل ہوئی تھی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ معظمہ مین قیام رکھتے تھے - اس سورہ کی پیشین گوئی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے - کہ یہ سورہ ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جب کہ کفار اپنے زور پر تھے اور اپنے بتون کی حمایت اور ان کی پرستش مین بڑے یقین کے ساتھ مصروف تھے اور گمان کرتے تھے کہ اسلامی سلسلہ ایک چند روزہ بات ہے جو جلدی ہم لوگ اپنی قوّت وزور کے ساتھ نیست ونابود کردین گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت کی اصل کیفیت نہ سمجھ کر ان مین سے چند آدمی جیسا کہ ابوجہل عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ - اسود بن عبد یغوث - وغیرہ نے آپکے پاس پیغام بھیجا - کہ آپ ہمارے بتون کی مذمت کرنا اور اون کو بُرائی سے یاد کرنا چھوڑ دو - اور اس کے عوض مین ہم آپکو اس قدر مال دینگے کہ مکہ مین آپ سے زیادہ بڑا کوئی مالدار نہووے یا اگر آپ چاہین تو ہمارے قبائل مین سب سے زیادہ خوبصورت عورت جو آپ کو پسند ہو آپ لے لین اور اگر آپ کو ان دونون باتون مین سے کوئی بات پسند نہو تو پھر تیسری بات یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اس طرح سے صلح کرلین کہ ایک سال آپ ہمارے بتون کی پرستش کرین تو پھر دوسرے سال ہم آپ کے اللہ کی عبادت کرین گے اس طرح برابر تقسیم ہوتی رہے گی اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ رہیگا - معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے جاہل ہین کہ نہین سمجھتے کہ مین کس خوبیون سے بھرے ہوئے اسلام کی طرف اونکو بلاتا ہون اور کس قادر توانا حی وقیوم معبود حقیقی کے قرب کے حصول کا ذریعہ ان کے آگے پیش کرتا ہون اور کس دائمی خوشی اور ابدی راحت کا تحفہ ان کے واسطے تیار کرتا ہون - جس کے عوض یہ مجھے ناپائدار مال اور ایک عورت کے چند روزہ حسن کی لالچ دیتے ہین اور پتھرون کے آگے سر جھکانے کو کہتے ہین جو اونہون نے خود اپنے ہاتھون سے گھڑے اور بنائے ہین چونکہ آپ کو ان لوگون کی خیر خواہی کیواسطے بڑا درد تھا جس کو خدائے علیم نے ان الفاظ مین ظاہر کیا ہے کہ فلعلّک باخعٌ نفسک - کیا تو اس غم مین کہ یہ ایمان کیون نہین لاتے اپنی جان کو ہلاک کردیگا - آپ نے کفار کے ایسے جاہلانہ سوال پر دردمند ہو کر یہی بہتر سمجھا کہ اس کے جواب کے واسطے اپنے معبود حقیقی کی طرف توجّہ کرین اور یہی طریقہ ہمیشہ سے انبیاء کا چلا آیا ہے چنانچہ آپ کی توجہ کے بعد خدا تعالیٰ سے کفار کے جواب مین یہ سورہ شریف نازل ہوئی - جس سے کفار کی تمام اُمیدین ٹوٹ گئین - اس قسم کے صلح کے شرائط عموماً کفار انبیاء کے سامنے بہ سبب اپنی جہالت کے پیش کیا کرتے ہین - چنانچہ اس زمانہ مین بھی خدا کے مُرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفون نے یہ بات کہی کہ ان کے اتقا اور علم اور عمل مین ہم کو کوئی شک نہین - بے شک یہ ولی اللہ ہین اور ہم ان کو ماننے کے واسطے طیار ہین - صرف مسیح ہونے کا دعویٰ نہ کرین - اور بس -

تعجب ہے کہ ان لوگون کی عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے - کیا وہ شخص جو متقی اور عالم اور ولی اللہ مانا جاسکتا ہے اس کی نسبت یہ کلمہ بھی کسی عقل کی رُو سے کہنا جایز ہوسکتا ہے کہ اس نے دعویٰ نبوّت اور مسیحیّت کا از خود کردیا ہے اور خدا پر افترا باندھا ہے - کیا مفتری علی اللہ متقی اور ولی اللہ ہوسکتا ہے؟ ہان کفار کے ساتھ ایک اور صورت صلح کی ہوسکتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے ساتھ کی تھی - بس کی یہ شرط تھی کہ کفار مسلمانون پر حملہ نہ کرین اور نہ اون لوگون کی امداد کرین جو مسلمانون پر ناجایز حملہ کرتے رہتے ہین اور ایسے ہی مسلمان اُن کو کسی قسم کی تکلیف دینگے اور نہ ان کے تکلیف دہندون کی کوئی حمایت کریگا - بلکہ ہر طرح سے ان کے بچاؤ کی کوشش کرین گے - اسی رنگ کی صلح حضرت مسیح موعود نے بھی مخالف عیسائیون آریون ہندوٗن اور دیگر اقوام کے سامنے پیش کی تھی کہ چند سالون تک جو معین کئے جائین - یہ قومین مسلمانون کے برخلاف کوئی کتاب نئی یا پُرانی شایع نہ کرین اور ایسا ہی مسلمان اس عرصہ مین کوئی کتاب ان مذاہب کی تردید مین نہ لکھین گے ہان ہر ایک مذہب کے عالم کو یہ اختیار ہوگا - کہ وہ صرف اپنے ہی مذہب کی خوبیان بیان کرتے رہین کوئی کتاب لکھے جس مین یہ دکھائے کہ اس مذہب پر چلنے سے کیا کیا فوایٔد حاصل ہوسکتے - لیکن کسی دوسرے مذہب کا کچھ ذکر نہ کرین - مذہبی جنگون کے خاتمہ کیواسطے اور آئے دن کے جھگڑون اور تنازعون کے مٹانے کے لئے یہ نہایت ہی احسن طریقہ تھا - مگر افسوس ہے کہ لوگون نے اس طرف توجہ نہ کی - غرض اس قسم کی صلح تو انبیاء کی سنّت کے مطابق ہے - لیکن یہ بات کہ مداہنہ کے طور پر اور منافقت سے کچھ تم ہمارے عقایٔد کو مان لو - اور کچھ ہم تمہارے عقایٔد کو مان لین - ایسا طریقہ خدا کے سچے رسول کبھی اختیار نہین کرسکتے -

نسخ بعض لوگ اس سورہ شریف کے یہ معنے سمجھکر اس کو منسوخ سمجھتے ہین کہ کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اس مین اجازت دیگئی ہے - کہ وہ بے شک اپنے دین پر رہین اور مسلمان ان کے ساتھ کوئی تعرض نہین رکھین گے - لیکن جب جہاد کے متعلق آیات نازل ہوئین - تو پھر یہ سورت منسوخ ہوگئی - یہ بات بالکل غلط ہے قرآن شریف کی کوئی سورت اور سورت کا کوئی حصہ منسوخ نہین ہے سب کا سب ہمیشہ کے واسطے بنی نوع کے لئے عمل کرنے اور فایدہ اُٹھانے کیواسطے ہے - قیامت تک قرآن شریف کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہین ہوسکتا اصل بات یہ ہے کہ مذہب اسلام مین دینی اختلاف کی وجہ سے نہ کوئی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی - اور نہ آپکے بعد کبھی کسی کو اجازت ہے کہ دینی اختلاف کی وجہ سے کسی کو قتل کرے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کُفار نے جب مسلمانون کو سخت دکھ دیا - اور طرح طرح کے ایذا کے ساتھ پہلے مسلمانون کو تہ تیغ کرنا شروع کیا - اور بڑی بڑی فوجین لے کر اُنپر چڑھائیان کین - تو بہت سے صبر اور تحمّل کے بعد جب وہ کسیطرح بھی باز نہ آئے - تو خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو اجازت دی کہ ایسے شریرون سے اپنا بچاؤ کرین اور اونکو ان کی شرارت کی سزا دین - جہاد کیواسطے جو کچھ حکم تہا یہی تھا اور اس زمانہ مین بہ سبب اس کے کہ مذہب کی خاطر مسلمان کسی ملک مین دکھ نہین دئے جاتے - خود ان کی بھی ضرورت نہین رہی سورۂ کافرون مین تو خود جہاد کرنے یا نہ کرنے کا کوئی تذکرہ ہی نہین - لیکن اگر بہر حال یہ سمجھا ہی جاوے کہ اس سورہ شریف مین جہاد کے متعلق کوئی حکم ہے - تو وہ جہاد کے جواز کا ہوسکتا ہے نہ کہ اس کے نسخ کا کیونکہ

سورۃ دین

کیونکہ اس مخالفون کو ایک چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے دین کے ساتھہ زور آمائی کرو۔ اور ہم اپنے دین کی قوت کے ساتھہ تمہارا مقابلہ کرتے ہین پہر دیکہو کہ خدا کس کو کامیاب کرتا ہے اور یاد رکہو کہ یہ کامیابی بہرحال اسلام کیواسطے ہے پس یہ سورت کسی حالت مین منسوخ نہین اور نہ کوئی اور حصہ قرآن شریف کا منسوخ ہوا یا ہو سکتا ہے

مقام نزول

جیسا کہ اوپر لکہا گیا ہے۔ کہ یہ سورہ شریف مکی ہے۔ مگر ایک قول یہ بہی ہے کہ یہ مدنی ہے۔ ایسا ہی بعض دوسری سورتون کے متعلق بھی بظاہر اس قسم کا اختلاف روایات مین معلوم ہوتا ہے مگر ممکن ہے کہ بعض سورتین اور آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے حالات مین دیکھتے ہین کہ ایک پیشین گوئی وحی الہی مین ایک دفعہ نازل ہوکر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے۔ لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پہر وہی الفاظ الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

دین۔ جزا و سزا کے معنے مین بہی آتا ہے۔ اور اس کا یہہ مطلب ہے کہ تم لوگون نے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اس کا بدلہ تم کو بہرحال مل کر رہے گا۔ جو طریقہ ہمنے اختیار کر لیا ہے اس کا بدلہ خدا تعالیٰ ہم کو ضرور دیگا۔

الکافرون۔ اس جگہ اگرچہ اول مخاطب وہی کفار اور اُن کے ساتہی تہے۔ جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا تہا۔ اور اس وجہ سے اس سورۃ شریف کے نزول کے اصل محرک وہی تہے۔ لیکن اُن کے بعد تمام دنیا کے کُفار جو مسلمانون کے ساتہہ اسی قسم کا سلوک کرین اس سورۃ مین مخاطب ہین قاعدہ ہے کہ زمانہ نزول انبیاء مین بعض منکرین ایسے سخت دل ہو جاتے ہین کہ کوئی نصیحت ان کیواسطے کارگر نہین ہو سکتی اور ہر ایک نشان الٰہی جو دوسرون کیواسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے ان کے لئے بجز ازدیاد کفر اور کچھ نہین ہو سکتا ایسے کفار کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سواءٌ علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون۔ وہ حالت کفر مین ایسے غرق ہین کہ آنیوالے عذابون سے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ سب برابر ہے۔ وہ کبہی ایمان نہین لاوینگے اور فرمایا ہے۔ ولیزیدن کثیراً منہم ما انزل الیک من ربک طغیاناً وکفراً۔ تیرے رب کی طرف سے جو تجہہ پر نازل ہوا۔ یہ ان مین سے بہتون کی سرکشی اور کُفر کو اور بہی بڑہا دیگا۔ ایسے کافرون کو کہا گیا ہے کہ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے۔ اور ایسے ہی مکذبون کے متعلق فرمایا ہے۔ فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٔ مما تعملون اُن کو کہدو کہ میرے عمل میرے لئے ہین اور تمہاری عمل تمہارے لئے ہین تم میری کارکردگی کا ثواب نہین پاسکتے اور مین تمہاری کارروائیون سے بری ہون۔

حفاظت قرآن

اس سورۃ شریف کے الفاظ کو اپنے قرآن شریف پر بغور دیکھتے ہوئے اس کی طرز تحریر مین ایک خاص بات مجہے نظر آئی اور وہ یہ ہے۔ کہ اس مین عٰبدون کا لفظ دو جگہ اس طرح آیا ہے۔ کہ عٰ کے اوپر کہڑا الف لکہا گیا ہے۔ مگر تیسری جگہ عابد کا لفظ عٰ کے بعد الف کے ساتہہ آیا ہے۔ حالانکہ دونون الفاظ تمام تحریر مین ایک ہی طرح آسکتے ہین لیکن مین نے بہت سے مختلف چھاپون کے قرآن شریف کھول کر دیکہے اور سب مین مذکورہ بالا طرز تحریر پایا اور تعجب کے ساتہہ حضرۃ مولوی نور الدین صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابتدا مین جس طرح ایک دفعہ لکہا گیا ہے۔ وہی طرز تحریر ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کے واسطے یہ بہی ایک دلیل ہے۔ کہ جب سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف لکھا گیا۔ اور جیسا کہ لکہا گیا اس مین کوئی تغیر و تبدل نہوا اور نہ ہونے کی کوئی گنجائش تہی۔ برخلاف اس کے ہم انجیل اور تورات کو دیکھتے ہین کہ اول تو ان کی اصلیت کا کوئی پتہ ہی نہین ملتا کہ اصل نسخے کیسے تھے اور کہان غائب ہوئے اور جو کچہہ نقلی یا فرضی کتابین موجود ہین اُن کے متعلق بہی آجتک کمیٹیان ہو رہی ہین۔ جو ان امور کی تحقیقات کرتی ہین۔ کہ ان کتابون مین سے کون سی عبارتین ہنوز نکالدینے کے قابل ہین جس قدر کتابین اس وقت دُنیا مین الہامی مانی گئی ہین ان مین سے ایک بھی اپنی اصلی حالت مین محفوظ نہین ہے سوائے قرآن شریف کے اور اس کی وجہ یہ ہے، کہ قرآن شریف کے سوا اور کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ باریتعالیٰ نے نہین لیا۔ اور اس واسطے دوسری کتابین عوام کے دستبرد سے محفوظ نہین رہ سکین۔

خواص سورۃ

زید بن ارقم رفعاً کہتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات دو سورتین ساتھ لے کر کی۔ اُس سے کوئی حساب کتاب نہین لیا جائیگا۔ وہ دو سورتین کافرون اور قل ہو اللہ احد ہین۔ اس حدیث شریف کا مطلب ظاہر ہے۔ کہ سورۃ کافرون مین کفار اور اُن کے کُفر سے پوری بیزاری اور بے تعلقی ظاہر کی گئی ہے اور سورۃ اخلاص مین خدا تعالیٰ کی توحید کا پورے طور سے اقرار کیا گیا ہے۔ بدی کا ترک اور نیکی کا حصول یعنی شیطان سے دوری اور خدا کا قرب۔ یہی دو باتین ہین جو کسی مذہب کا آخری نتیجہ ہو سکتی ہین جب یہ دونون باتین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کسی کو حاصل ہو جاوین۔ تو وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اور اس کیواسطے کوئی حساب باقی نہین رہا۔

ایک روائیت مین ابن عمر سے منقول ہے کہ یہ سورۃ ربع قرآن کے برابر ہے۔ کیا معنے یہ قرآن شریف کا چوتھا حصہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام پاک کے مضامین کا چہارم حصہ کفار اور اُن کے کفر سے بیزار اور خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کے بیان پر مشتمل ہے۔

اِس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ کوثر کی تفسیر لکھی جاویگی

ہست فرقان آفتاب علم و دین — تا برندت از گمان سوئے یقین
ہست فرقان از خدا حبل المتین — تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقان روز روشن از خدا — تا دہندت روشنیِ دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال — تا رسی در حضرت قدس و جلال
دار وئے شفا ست الہام خدا — کان نماید قدرتِ تام خدا
ہر کہ روئے خود ز فرقان در کشید — جان او روئے یقین ہرگز ندید
جان خود را مسکینی در خود ردی — باز میمانی ہمان کول و غوی
کاش جانت میل عرفان داشتے — کاش سعیت تخم حق را کاشتے
خود نگاہ کن از سر انصاف و دین — از گمہا کے شود کار یقین
ہر کہ را سویش رہے بکشودہ است — از یقین نے از گمانہا بودہ است
قدر فرقان نزد ناے غدار نیست — این ندانی کت جز از دے یار نیست
وحی فرقان مردگان را جان دہد — صد خبر از کوچہ عرفان دہد
از یقین ہا مینماید عالمے — کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر — نونہال و نیک بود و سایہ دار و پُر زبر
میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار — گر خردمندی مجنبان بید را بہر ثمر
ور نیاید باورت در وصف فرقان مجید — حُسن آن شاہد بپرس از شاہدان با خود نگر
وانکہ او نامد پئے تحقیق درکین مبتلاست — آدمی ہرگز نہ باشد ہست او بدتر ز خر

شرک اور اس کی بیخ کنی

تقریر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بتقریب جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۶ء

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد اتینا لقمن الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی حمید - واذ قال لقمن لابنہ وھو یعظہ یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم - ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصلہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر - وان جاھدک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون - یبنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموت او فی الارض یات بھا اللہ ان اللہ لطیف خبیر - یبنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ان ذلک من عزم الامور - ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور - واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر -

اس وقت مین آپ لوگون کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہون - شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی لوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے - نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا - ہر ایک زمانہ مین ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہین - جو شرک کو پامال کرین - اور توحید کو دنیا مین پھیلائین لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا تعالیٰ نے آزادی دی ہے - آج تک اس مرض کو اپنے دل مین چھپاتا رہا ہے گو بہتون نے ہدایت پائی اور شہدا اور صدیقین کا مرتبہ پایا - مگر پھر بھی دنیا مین ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنھون نے شرک کو نہین چھوڑا اور جب کہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف نبی کو بھیجکر اس کی اصلاح کرتا ہے اور وہ ایک مدت کے بعد جب ان تمام انعامات الٰہی کو جو ان پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہوتے ہین - اپنی کوششون اور سعیون پر محمول کر کے خدا تعالیٰ سے روگردانی کرتے ہین - تو اسوقت جو پہلی برائی ان کے دل مین پیدا ہوتی ہے - وہ شرک ہے - اسیواسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے - اس کو سب سے سخت اور سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ دوسرے گناہون کو اگر چاہے تو بخشدیگا - مگر شرک کو نہین - اور درحقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے - کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہین اس سے روگردانی کرین جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تا کہ ہم اس پہ چلین پھرین - محنت کرین - کوشش کرین اور بڑے بڑے مرتبہ پائین - پھر اس زمین مین مختلف قسم کی تاثیرین رکھی ہین - وہی زمین ہوتی ہے کہ ہم اس مین گیہون کا دانہ ڈالتے ہین - اور کچھ دنون تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے پھر مختلف زمانون اور ہواؤن مین سے گذر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس مین اسی قسم کے سینکڑون دانے اور نکل آتے ہین اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہین - پھر اسی زمین مین مکی کا دانہ ڈالتے ہین - اور وہ اسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کر کے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین مین رکھے گئے ہین - کہ جو ہماری زندگی اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہین - پھر پرند چرند بنائے ہین جن سے سینکڑون فوائد روزانہ اٹھاتے ہین - اسی طرح اربعہ عناصر - پس ذرہ بھر بھی شرک کا دل مین رکھنا ایسا خوفناک امر ہے اور ایسی بے حیائی ہے اگر خدا تعالیٰ رحیم و کریم نہ ہوتا - تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایسے عذاب مین ڈالا جاتا - جس سے کبھی نجات نہوتی - مگر یہ اس کی رحمانیت ہے - جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہین - یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہین - وہ شیطان جس نے کہ یہ کہا ہے - کہ مین تیرے بندون مین سے ایک مقرر حصہ لون گا - یعنے اپنے لئے مخصوص کر لونگا جو کہ تجھ سے غافل ہو گئے - مین تیرے بندون پر شرک کا حربہ چلاؤن گا ان کے آگے سے حملہ کرون گا اور پیچھے سے حملہ کرون گا غرض کہ دائین طرف سے بائین طرف سے اور ان کے پاؤن کے نیچے سے مین ان پر یہ حربہ چلاؤنگا - مین ان کو گمراہ کرون گا ان کو لالچ دونگا اور ان کو حکم کرون گا پس وہ جانورون کے کان کاٹ (کر) خدا کی مخلوق کو دوسرون کے لئے مخصوص کرینگے - پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے - یعنے شرک کیا کیونکہ اس کا یہی حملہ ہے - پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ مین ہے - پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے - کہ شیطان کا وعدہ جو ہے - یہ صرف ایک دھوکے کی ٹٹی ہے - اس مقام پر خدا تعالےٰ نے مشرک کے حق مین فرمایا ہے - کہ وہ بخشا نہین جاویگا - وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب ہوگا - پہلی دو باتین تو ایسی ہین کہ ان مین مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین - کہ ہم بھی بخشے جاوین گے اور ہم شیطان کے تابعدار نہین - مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرما دی ہے - کہ جس سے پہلی دو باتین بھی تصدیق ہو جاتی ہین - یعنی مشرک کامیاب نہین ہون گے سو حضرت آدم سے لے کر آجتک دیکھ لو - کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ مین کامیاب ہوئے حضرت نوح - ہود - صالح - شعیب - ابراہیم - موسیٰ عیسےٰ - اور سب سے آخر مین اور سب سے بڑھ کر حضرت نبی کریم تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا مگر نتیجہ کیا ہوا کیا ان مشرکون کا کوئی نام لیوا ہے - کوئی نہین - جو کہے کہ مین فرعون یا ابوجہل کی اولاد مین سے ہون - ان لوگون کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آبا و اجداد کے اور نام بتلاتی ہے یہ کیون؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہین ہوتا اور چونکہ ان لوگون پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور ناکام ہوئے - اس لئے ان کی اولاد بھی ان کو برا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہین کرتی کہ ان کو ان مشرکون کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ اور بدیہی ثبوت ہے - جو خدا تعالےٰ اس بات کے ثبوت

کے لئے پیش کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ شیطان کے مُرید اور نہ بخشے جانیوالے ہیں غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے۔ جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کرکے ہی چھوڑتی ہے۔ یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو رکھے۔ تاکہ ہر گھڑی اُس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُوسیہ کی طرف اُس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیونکہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے مگر خدا تعالیٰ کی قہروالی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں۔ تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہیدست چھوڑ جاتا ہے۔ ہم بکریوں کی طرح ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے۔ پس جب تک کہ ہم خدا جو کہ ہمارا نگہبان ہے۔ اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب ذرہ سی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے۔ کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے۔ کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جب ہم اُس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کیوجہ سے دور کر دیں۔ اور اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم

سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے۔ تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا۔ اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا پس جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے۔ ہماری ایسی حالت ہے جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑئے کے سامنے۔ اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لیجاویگا پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے۔ گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اُس کو یہ ایمان ہو۔ کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔

اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق آلہی سے ڈرنے کے خود خالق سے بھی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں۔ جو کہ بصورت دیگران کے دلوں میں جاگزین ہوتے ہیں۔ پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو۔ اور بے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ۔ یعنے جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہوگا کیونکہ جب وہ شرک کو چھوڑ دیگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لیگا۔ تو وہ کوئی اور گناہ کریگا ہی نہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنے جب وہ بولتا ہے۔ تو خدا کے لئے بولتا ہے۔

سُنتا ہے۔ تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کہتا ہے۔ تو خدا کے لئے کہتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اُس وقت شیطان بھی اُس کے قریب نہیں جاتا گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان بھی مُسلمان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہوگیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس موقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہے۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے۔ کہ بندہ تو وہ ہے۔ جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق بھی بنا دے۔ جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کا نفس نفس امّارہ ہے۔ تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں۔ بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جائے۔ مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اور دوں کی پرستش کرتا ہے۔ اُن سے بھی نفع وضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے۔ جیسے کہ خدا سے۔ تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کی الوہیت سے مطمئن ہے۔ اور وہ کسی اور کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو جو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اُسی بندہ کے ہیں۔ جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔ مثال کے لئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابو جہل بھی۔ مگر ابو جہل نے اپنی شرارت فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا۔ بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور اُنہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا۔ شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب

خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں۔ اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت کیا پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوا اور اُس کا کیا۔ ابوجہل تو بدر کے میدان میں قتل کیا گیا۔ اور ایک کنوئیں میں اُس کی لاش پھینکی گئی اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنے اُس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیونکہ عرب کے معززین کی نشانی یہی ہوتی تھی۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور اُسیوقت دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے جنت کے وارث نہ صرف عقبےٰ میں بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَادْخُلِی جَنَّتِی۔

پس وہ انسان جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق کرنا چاہے وہ شرک کو چھوڑ دے۔ کیونکہ خدا کو شرک پسند نہیں اب میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شرک دو قسم پہ مشتمل ہو۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ جو کھلا کھلا شرک ہے۔ یعنے بتوں وغیرہ کا شرک۔ یا انسان پرستی۔ قبر پرستی۔ چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ مگر اچھا سمجھ کر اور ایسا شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے۔ مگر زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے۔ یعنے چھپا شرک ایسا شخص مانتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور پھر مشرک کا مشرک ہی ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی بُرا سمجھتا ہے۔ مگر پھر بھی شرک کی مرض میں گرفتار ہے۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار ہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے۔ اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں مگر افسوس کہ اگر اس کو چشم بصیرت ہو۔ تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں حالانکہ میری حالت ایسی ہے۔ کہ اُس پر رویا جاوے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ کیا جاوے۔ اور خشوع و خضوع سے دعا کی جاوے کہ یا الٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتوں میں تساہل بے جا کرتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کر دے۔ تو میرا اور کوئی چارہ نہیں اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری مدد نہ کریگا تو میرا کام نہیں بنے گا۔ تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑھکر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے۔ یا خدا کی مدد سے بڑھکر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر دوستی کے رنگ میں ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے۔ جو شریعت کے خلاف ہو اور نہیں سمجھتا کہ خدا کا خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب ہے بہ نسبت اس دوست کے پس وہ شرک کرتا ہے اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے۔ کہ وہ شرک کے درجہ پر پہونچ جاتی ہے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے خدا سے دعائیں کرو۔ اور خود کوشش کرو۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے۔ اس کی سنی جاتی ہے۔ دیکھو آجکل کا زمانہ ایسا خوفناک ہے۔ کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑھکر بابرکت ہے۔ کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سُرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کر دے مگر ساتھ ہی وہ اس وقت خزانہ کھولکر بیٹھا ہے تاکہ جو سوال کرے وہ اپنے سوال سے بڑھکر پاوے۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کے مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہو گی یہاں تک کہ پارسیوں میں بھی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ میں جس کی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی۔ اہرمن دیو یعنے شیطان اور یزدان (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہو گی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جاویگا۔ پس یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال و زر کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے۔ اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھیرایا ہے یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے اور اُس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبر دی تھی اس وقت وہ شخص مامور ہوا ہے جس کیلئے مقدر ہے کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے۔ یعنے شرک کو دور کرے ہاں دنیا دیکھ لیگی کہ شرک کس طرح تباہ ہو گا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے بھی شرک کو دور کریں اور دوسرونکو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہر وقت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں۔ جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائیں۔ دنیا کو شرک چھوڑنا پڑیگا۔ خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے۔ یا کوڑے سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اس کو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کر لیا ہے اب اُس کے زوال کا وقت آگیا ہے تم اس کے مال و زر کو دیکھکر حیران نہ ہو کیونکہ اُس وقت جبتک کہ اس کا نام و نشان تھا۔ خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا کہ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا۔ کہ دنیا اس کو دیکھ کر ہلاک ہو جائیگی۔ تو میں رحمان کے منکروں یعنے عیسائیوں کو اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط منار گرا دیا جاوے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیواریں لوہے کی تھیں۔ اب گرنے کو ہے۔ کیونکہ اس کو زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ اس قدر بودا ہو گیا ہے۔ کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ روحانی باران رحمت کا نزول شروع ہوا۔ تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا۔ اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کریگی۔ اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے۔ اسلام کا مرکز ہوگا۔ عیسائیوں میں خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہو گئے ہیں یہاں تک کہ بہت سے حضرت عیسےٰ کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ مفتری تھے پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنیوالا ہے اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت

موردِ انعامات الٰہیہ ہے اور اسوقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے ایک دن آنیوالا ہے کہ تمام دنیا میں پھیل جاویگی خدا ہمارے امام کو فرماتا ہے اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور اسوقت جو ایک کمزوری کی سی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہے ہم اسوقت یتیم کی طرح ہیں جسکو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مرجاتا ہے۔ مگر ہم سے سب دنیا نے قطع تعلق کر لیا اگر ترقی چاہتے ہو تو ایک دل ہو کر دعائیں مانگو کیونکہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ خود احد ہے پس جبکہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی ہے تو کیا چار لاکھ یتیموں کی آواز کچھ بھی اثر نکریگی۔ شرک کو دور کرو اور تمہارے تمام کام ٹھیک ہو جائینگے

اب میں آپ لوگوں کے سامنے اس رکوع کا مجمل طور سے بیان کرتا ہوں جو کہ میں نے تقریر کے شروع میں پڑھا تھا یعنی سورہ لقمان کا دوسرا رکوع اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولقد اٰتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی حمید۔ یعنے میں نے لقمان کو حکمت بخشی تا کہ شکر کرے اللہ کا اور جو شکر کرتا ہے پس وہ اپنے نفس کیلئے کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے پس اللہ تو بے پرواہ ہے اور تعریف والا ہے اس جگہ خدا تعالیٰ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے لقمان کو حکمت دی اور دنیا تو پہلے ہی لقمان کو عقلمند مانتی ہے دنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک تو وہ جنکو دنیا عقلمند سمجھتی ہے اور خدا کے نزدیک وہ ذلیل ہوتے ہیں اور ایک وہ جنکو دنیا بھی عقلمند اور حکیم سمجھتی ہے اور خدا بھی۔ پس یہان خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف دنیا ہی لقمان کو عقلمند بتاتی ہے بلکہ میں نے بھی اس کو حکمت دی ہے اور میں بھی اس کو حکمت والا اقرار دیتا ہوں اب دیکھنا چاہیئے کہ دنیا میں کونسا انسان تابعداری کرانیکے قابل ہوتا ہے وہی جو عقلمند ہو اور وہ جو کہ بیوقوف اور جاہل مطلق ہو وہ اس قابل نہیں ہوتا۔ کہ اس کی فرمانبرداری کی جاوے پس اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لقمان تو دنیادی لوگوں کے خیال بموجب اور دینی لوگوں کے ایمان کیمطابق ایک حکمت والا آدمی تھا پس ایسے آدمی کی بات تو بڑی وزن دار ہے اور چاہیئے کہ دنیا اس کو قبول کرے کیونکہ ہوا جو وہ اہل الرائے۔ اب جو بات کہ لقمان کہتا وہ آگے بیان ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکمت کا نتیجہ ہونا چاہیئے کہ خدا کا شکر کیا جاوے۔ تا کہ وہ خدا اپنے پہلے انعامات سے بھی بڑھکر اس پہ انعامات کرے اور جو شکر کرے وہ تو انسان کی اپنی جان کیلئے بھی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کی شکر کرنے سے خدا تعالیٰ کا تو کچھ بڑھ نہیں جاویگا۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں نہ طاقت میں کوئی ترقی ہوگی بلکہ اُلٹا شکر کرنے والے کو فائدہ پہنچیگا۔ پس جو باوجود ان باتوں کے ہوتے ہوئے کفر کرے تو خدا تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ ہے کیا اُس کے کفر سے خدا میں کسی قسم کی کمی واقع ہو جائیگی اور اس طرح وہ شخص اپنا ہی نقصان کریگا دیکھو کہ آدم کے زمانہ سے لیکر آجتک جنہوں نے شکر کیا وہ بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ مگر جنہوں نے کفر کیا وہ ہمیشہ تباہ ہی ہوئے۔ نوح علیہ السلام اور ایسا ہی لوط علیہ السلام نے شکر کیا وہ ترقی پا گئے خدا کے مقبول ہوئے ان کے (قوموں) نے کفر کیا وہ تباہ ہو گئیں حضرت نوح نے خدا تعالیٰ کے عذاب کے وقت وعدہ کیا تھا کہ جو تیرے تعلق والے ہیں میں انکو بچا دونگا جب طوفان آیا تو ایک بیٹا لگا ڈوبنے حضرت نوح نے آہ وزاری کی کہ اے خدا یہ تو میرا بیٹا ہے۔ حکم ہوا کہ خاموش کہ یہ تیرا بیٹا نہیں اگر تیرا بیٹا ہوتا تو تیرا ساتھ دیتا اور مجھ پر ایمان لاتا۔ جب تم نے میرے ساتھ خالص تعلق پیدا کیا اور شرارت سے بکلی پرہیز۔ تو جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہی لوگ تیرے تعلق والے ہیں پس اے احمدی قوم ہمارا خدا رشتہ دار نہیں شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تا کہ خدا تمہارا نگہبان ہو جائے۔ دیکھو کہ خدا نے نوح کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی پس اس بات سے خوش ہونا کہ احمدی ہیں کہنا نادانی ہے بلکہ ایسے کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو اور اسی طرح لوط کی بستی کا حال دیکھ لو کہ کس طرح ہو گئی کہ کفر کرتی تھی اور حضرت لوط جو شکر کرنیوالے بندے تھے بچ گئے یہان حضرت لوط کی بیوی سے بھی ویسا ہی واقع پیش آیا کیونکہ وہ کافروں سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر ہے کہ واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جبکہ وہ اس کو نصیحت کرتا تھا کہ اے لڑکے اللہ سے شرک نہ کر کیونکہ شرک ایک بڑا ظلم ہے اس جگہ خدا تعالیٰ لقمان کا کلام بتاتا ہے کہ وہ حکمت والا انسان یہ بات کہتا ہے اور پھر اپنے لڑکے کو کہ جس کو اس نے اچھی بات ہی کہنی تھی اور پھر معمولی طور سے نہیں کہا بلکہ وہ اس وقت اس کو نصیحت کرتا تھا تا کہ اس کی آیندہ زندگی ٹھیک ہو کہ اے بیٹے خدا سے شرک نہ کر کیونکہ شرک جو ہے وہ ایک بڑا ظلم ہے ایک ایسا خدا جو کہ ہم پر ہر طرح سے احسان کرتا ہے اور ہمارے نفع اور ضرر پر بھی قادر ہے اس کے ساتھ ہم اوروں کو برابر ٹھہرائیں کتنا ظلم ہے اب یہان خیال رکھنا چاہیئے کہ شرک سے مراد یہ نہیں کہ صرف لا الہ الا اللہ کہہ لیا اور پاک ہو گئے بلکہ حضرت لقمان فرماتے ہیں۔ کہ کل شرک جلی اور خفی سے اپنے آپ کو بچا۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علیٰ وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر۔ یعنے میں نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں وصیت کی ہے اس کی والدہ کس قدر تنگی اور سستی سے اس کا بار اٹھاتی ہے اور دو برس تک اس کو دودھ پلاتی ہے پس شکر کرے میرا اور اپنے والدین کا میری طرف ہی لوٹنا ہے۔ یہان والد کا شکر ادا کرنے کی وجہ بیان نہیں کی مگر وہ ظاہر ہے کہ جب اس کی والدہ اس کی تنگی میں ہوتی ہے۔ تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے اور جب یہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی بھی خبرگیری کرتا ہے پھر ایک اور بات ہے کہ خدا تعالیٰ یہان فرماتا ہے کہ میرا شکر کر۔ یہان کوئی وجہ تو بیان نہیں کی گئی تو انسان کیون اس کا شکر کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ بچے کی محبت خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کرنے کے بعد اس کے والدین کے دل میں ایسی ڈالدی ہے۔ کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بچہ ایک دن نہ زندہ رہ سکتا۔ پھر پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں میں دودھ اُتر آتا ہے۔ اسی طرح ہوا پانی وغیرہ۔ پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ورنہ میری طرف بھی آنا ہے اگر ایسا نہ کیا۔ تو وہان اس کی سزا بھگتوگے۔ پھر ہے کہ وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون ٥ اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ماں باپ بھی جن کی تابعداری بچے پر فرض کی گئی ہے اور جس کے نہ کرنے پر عذاب کی دھمکی دیگئی ہے۔ وہ بھی اگر کہیں کہ مجھ سے شرک کر جس کا کہ تجھ کو علم نہیں پس اُن کی بات نہ مان مگر پھر بھی دنیا میں ان کی تابعداری ہی کر اور اس کی تابعداری کر جو میری طرف جھکتا ہے کیونکہ پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے جہان کہ تم کو تمہارے اعمال سے خبردار کیا جائیگا یہان خدا تعالیٰ سخت تاکید کرتا ہے کہ والدین کی بھی اس معاملہ میں پرواہ مت کرو۔ اور مجھ سے شرک نہ کرو۔ اور جبکہ تم میں اور والدین میں ایک قسم کی جدائی ہوئی تو گویا کہ تم ایک یتیم کی طرح رہ گئے مگر خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں اُٹھاتا پھر خدا تعالیٰ نے جیسا کہ تمہارے پیدا ہونے کیوقت تمہارے والدین سے کیا یعنے ان کے دلوں میں محبت ڈالدی ویسا ہی اب اپنے رسول یا مامور کے دل میں تمہاری محبت ڈالدیگا بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ خدا کچھ چیز لے کے زیادہ کر کے واپس کرتا ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ واتبع سبیل من اناب الی جو میری طرف جھکتا ہے یعنے رسول اُس کے کی تابعداری کرو

اور اسی کو والدین تصور کرو۔ اب پہر لقمان کا قول آیا۔ یابنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السمٰوٰت او فی الارض یات بہا اللہ ط ان اللہ لطیف خبیر ہ۔ یعنے ایسے ہی اگر ایک ذرا سا دانہ ہو جو رائی کے برابر ہو۔ تو خواہ وہ پتھر مین یا آسمانون مین اور خواہ زمین مین اس کو لے آئیگا۔ کیونکہ لطیف خبیر۔ یہان بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتاتے ہین کہ خدا ذرا ذرا سی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس شرک سے اتنا بچ کہ رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہے پھر ہے یابنی اقم الصلوٰۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علےٰ ما اصابک ط ان ذالک من عزم الامور۔ یعنے اے بیٹے نماز کو قائم کر دے نیک باتون کا وعظ کر حکم کر اور بدیون سے لوگون کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھے پہنچے کیونکہ یہ بڑے کامون مین سے ہے۔ اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہین بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے پس اس لئے فرماتے ہین کہ شرک کو ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کر دے یعنی اپنی عبادتون کو سنوار یہان تک کہ تیرا بولنا تیرا سننا اور کہانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائیگا اور لوگونکو نیک باتین سنانا اور بدیون سے منع کرنا تیرا کام ہو جائیگا۔ پہر اس وقت جیسا کہ سنت اللہ ہے، لوگ تیری مخالف ہو جائینگے۔ اور تکلیفین اور اذیتین تجھ کو دینگے کیونکہ رسولون کے ساتھ شروع شروع مین ایسا ہی ہوتا ہے پس تو ان باتون پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہی پھر ہے کہ لا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ یعنی لوگون کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین مین ایک کبر اور اکڑ سے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنیوالا انسان پسند نہین ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہین کہ جب تو صبر کریگا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرین گے کیونکہ جب تو خدا کیلئے لوگون سے علیحدہ ہو جاویگا اور لوگ تجھ سے عداوت کرین گے تو آخر خدا خلائق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا یہانتک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے پس ایسا مت کر بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس مین شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہین کہ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے اس جگہ پر بھی بیان ہے، کہ جب تو نبی ہو جائے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آوین تو اس وقت وہ سمجھکر ملنے آوین اور تو دوڑ کر گھر مین گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تہا کہ کچھ کلام سنین گے مگر یہان تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازون سے بری معلوم ہوتی ہے اس رکوع مین حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہون کو ترک کرکے عبادت کو قائم کر۔ پہر جب تو گناہون کو چھوڑ دیگا اور نیکیان کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائیگا پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیون کی جڑ ہی شرک ہے اب مین یہ دعا کرکے بیٹھتا ہون کہ خدا ہمکو پاک کرے ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہمکو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکین۔ آمین۔

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

میری ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کی حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کی خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہے، دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
۱ کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنھون نے لندن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک۔ یا للغہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص جہان سے آئینگے۔ ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا۔ احمدی ہون۔

۲۔ مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دیسکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی۔ مکانات اور آلات کساورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت مین دونگا۔ زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے۔ چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس لئے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے۔ احمدی ہون

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ روپیہ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے، اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو۔ صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے۔	بے جلد ۴/- مجلد ۴/۸
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ اس کے دو سو صفحے ہیں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقع ہے	بے جلد ۸/ مجلد ۱/
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔	۷/
الوصیتہ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں کی ہیں۔ ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں ہے ضرور خریدئے	۲/
سناتن دہرم " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۱/
پارۂ قرآن	تین پارے ہیں فی پارہ	۳/
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لیجئے تو پھر بس	۸/
الموعظة الحسنہ " " "	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضوں کا جواب	۰۲/

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سر الشہادتین مصنفہ مولانا محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپے قیمت پر بھی گران نہیں	۱/
اعلام الناس حصہ ۲ " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳/
صیانة الناس عن وسواس الخناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۱۰/
مجموعہ ازالة الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ و سواء السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
سواء السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱۰/
کشف الالتباس " "	مولوی محمد بشیر کے فتویٰ دربارہ تاخیر وقت نحر واضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱/
تحذیر المومنین " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں۔ ان کے دندان شکن جواب	۴/
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	عہ/
نور الدین۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۰۸/
قطعہ۔ رب کل شیء خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے یہ الہامی دعا ہے جو حضرت اقدس کو حفاظت کے لئے بتائی گئی۔ زیادہ منگانے پر رعایت۔	۱/
ادعیة القرآن منظومہ اکمل آف گولیکے	قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہیں	۲/
الاستخلاف۔ مصنفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب دیا ہے نہایت مدلل	۳/
القول الصحیح فی تصدیق المسیح۔ البرہان الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے۔	۱/ ۰۲/ کل ۰۳/
کامن احمدی اللہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۱/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱/
آنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱/
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷/

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔